Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۵ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ۲۵ نبوت ۱۳۳۱ھش ۲۵ نومبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۷۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مے پریدم سوئے کوئے او مدام

من اگر مے داشتم بال و پرے

لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا

من سرے دارم بآں رُو و سرے

ترجمہ:۔ اگر میرے پر ہوتے تو میں اڑ کر اس کی گلی میں پہونچتا۔ لالہ و ریحان کے پھول میرے کس کام۔ میرا تصور تو اسی چہرے اور سر کی طرف لگا رہتا ہے۔ (در ثمین فارسی)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ درد میں تو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن بخار اب بھی ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۳ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ کمزوری بھی بتدریج کم ہو رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:

عراق میں جنرل نور الدین محمود کی حکومت نے تمام سیاسی جماعتیں توڑنے کا حکم دیدیا

بعض اہم لیڈروں کی گرفتاری۔ سولہ ۱۶ اخبار بند کر دیئے گئے۔ مارشل لاء کے نفاذ تک غیر فوجی قوانین معطل رہینگے

بغداد ۲۴ نومبر۔ عراق کی نئی حکومت نے جس کے وزیر اعظم عراقی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل نور الدین محمود ہیں تمام سیاسی پارٹیاں توڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ چنانچہ کئی اہم لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور مختلف پارٹیوں کے سولہ اخباروں کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ جب تک مارشل لاء نافذ رہے گا۔ تمام غیر فوجی قوانین معطل رہیں گے۔ جلسوں جلوسوں کے علاوہ ہتھیار لے کر چلنا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ جو پارٹیاں ختم توڑی گئی ہیں ان میں سابق وزیر اعظم جنرل نوری السعید کی کانسٹی ٹیوشنل یونین پارٹی بھی شامل ہے۔ جو ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت تھی۔ باقی پارٹیوں کے نام یہ ہیں۔ امہ سوشلسٹ پارٹی۔ یونائیٹڈ پاپولر پارٹی نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی اور انڈیپنڈنٹ پارٹی۔ یہ سب مخالف جماعتیں تھیں۔ عبد المطلب امین کو بغداد کا فوجی گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ شہر میں مسلح فوج اور بکتر بند گاڑیاں گشت لگا رہی ہیں۔ اہم مقامات پر مسلح فوج کے دستے متعین ہیں جو غیر ملکی سفارت خانوں اداروں اور دیگر اہم عمارتوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ کل کے فسادات میں جو مظاہرین ہلاک ہوئے تھے۔ آج ان کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔

جنرل نور الدین محمود کو کل عراق کے ریجنٹ امیر عبد الالٰہ نے پولیس اور ۲۰ ہزار مظاہرین کے درمیان شدید تصادم کے بعد حکومت بنانے کا حکم دیا تھا ان کی کابینہ میں مصطفےٰ العمری کی سابق کابینہ کے ۳ وزیر بھی شامل ہیں۔ جو فسادات کی وجہ سے مستعفی ہو گئی تھی۔ اقوام متحدہ میں عراق کے نمائندے فاضل جمالی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور جنرل نور الدین محمود نے دفاع اور داخلی امور کے محکمے خود سنبھالے ہیں۔

بلاشبہ ظفر اللہ خان ایک عظیم سیاستدان ہیں

ایک ممتاز امریکی صحافی کا وزیر خارجہ کو خراج تحسین

واشنگٹن ۲۳ نومبر۔ امریکہ کی ایک ممتاز خاتون صحافی میری میکنیز نے "واشنگٹن پوسٹ" کی ایک حالیہ اشاعت میں "شہری موضوعات" کے زیر عنوان اپنے مستقل کالم میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

انہوں نے لکھا ہے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان فی الواقع ایک عظیم سیاستدان ہیں۔ بایں ہمہ کل جب پاکستانی سفارتخانہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے پاکستان کے سفید ریش اور بڑی بڑی بھوری آنکھوں والے وزیر خارجہ کو بے حد سادہ صاف گو اور خلیق انسان پایا:

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے متحدہ ہندوستان اور اس کے بعد پاکستان کی خدمات سرانجام دینے میں جو انتہائی مصروف زندگی گزاری ہے اس کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد کالم نویس نے لکھا ہے۔ ظفر اللہ خان میں حاضر جوابی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ واقعات اور اعداد و شمار محفوظ رکھنے کے اعتبار سے حافظہ بلا کا ہے۔ انتہا درجہ صاف گو واقع ہوئے ہیں۔ شائد ان کی صاف گوئی بعض کو ناگوار گزرتی ہو لیکن دوسرے لوگ اس خوبی کے بیحد مداح ہیں۔ وہ بڑے پکے مسلمان ہیں۔ اور ان کی آمدنی کا بیشتر حصہ خیراتی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ عادات و خصائل بہت سادہ اور پسندیدہ ہیں۔ سادہ غذا کے عادی ہیں اور اسراف و نمائش سے سخت نفرت کرتے ہیں فارغ وقت وہ سیر و تفریح یا مطالعہ میں گزارتے ہیں قیام انگلستان کے دوران میں اگر انہیں فرصت میسر آجائے تو دیہات کے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

(بحوالہ سول ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء و روزنامہ آفاق مورخہ ۲۵ نومبر)

دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شرکت کیلئے خواجہ ناظم الدین لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۴ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر تجارت جناب فضل الرحمن کے ہمراہ آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہونچ گئے۔ آپ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کریں گے جو جمعرات کو شروع ہو رہی ہے۔ جن لوگوں نے ہوائی اڈے پر آپ کا استقبال کیا ان میں تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مارکوئیس سالسبری اور برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی بھی شامل تھے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ دولت مشترکہ کو جن اقتصادی مسائل کا سامنا ہے کانفرنس میں ان کا حل تلاش کر لیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم سے کشمیر کے سوال پر بھی بات چیت کرونگا:

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ کیلئے ظفر اللہ خان کا نام لیا جا رہا ہے

نیو یارک ۲۴ نومبر (داسٹار) مسٹر ٹریگوے لی کے مستعفی ہونے کے بعد سیکرٹری جنرل کے عہدے کے لئے جن لوگوں کا نام لیا جا رہا ہے۔ ان میں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا نام بھی شامل ہے۔ اصولی طور پر پانچ بڑی طاقتوں میں سے کسی کا نمائندہ تو اس عہدے پر مقرر ہو نہیں سکتا۔ ادھر اس بات کا امکان ہے کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ملکوں میں سے یا ان ملکوں میں سے جن کی فوجیں کوریا میں لڑ رہی ہیں۔ اگر کسی کا نام پیش ہوا۔ تو روس حق استرداد استعمال کر کے اس کو ناکام بنا دے گا۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ اس کام کے لئے سوئٹزرلینڈ کے کسی ماہر کی خدمات حاصل کی جائیں

(بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

متروکہ جائدادوں کا قانون ختم کرنیکے متعلق حکومت پاکستان مراسلہ بھیجے گی۔

کراچی۔ ۲۴ نومبر۔ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ متروکہ جائدادوں کا قانون ختم کرنے کے متعلق پاکستان حکومت ہندوستان کے نام باضابطہ ایک مراسلہ بھیجے گا۔

آج پارلیمنٹ نے دو گھنٹے کی طویل بحث کے بعد ایک بل منظور کیا۔ جس کی رو سے حکومت کو لازمی سروسز پر کنٹرول برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اسپین سے جناب کرم الٰہی صاحب ظفر کی مراجعت

۲۴ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم جناب کرم الٰہی صاحب ظفر قریباً آٹھ سال تک اسپین میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز کل شام کراچی پہونچے ہیں:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا:

ہمارا بدر

الحمدللہ کہ اخبار بدر قادیان باوجود گوناگوں دقتوں اور مشکلات کے احباب کرام کے تعاون کے ماتحت دن بدن ترقی کی طرف جا رہا ہے مگر موجودہ زمانہ کے صورت حالات کے پیش نظر یہ ترقی قابل اطمینان نہیں ہمیں اور زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بدر" کے اجرا کے موقع پر فرمایا:۔

"سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس اخبار کے چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشے میں اس کو پھیلا دیں یہانتک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اخبار کے ۴۳ پرچے احباب کے پاس جا چکے ہیں مگر ان کی اشاعت کو وسعت دینا احباب جماعت احمدیہ کا اولین فرض ہے۔ اتنے بڑے وسیع ملک میں تعلیمی تربیتی اور تبلیغی اغراض کو پورا کرنے کے لئے صرف اس کا ہفتہ وار نکلنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر احباب کرام ہمارے ساتھ خاص تعاون فرماتے ہوئے پوری پوری سعی فرمائیں تو کچھ بعید نہیں کہ ہم اس اخبار کو ہفتہ وار سے سہ روزہ اور سہ روزہ سے روزانہ کر سکیں۔ کیونکہ ملک میں تبلیغی اور تربیتی ضروریات اس قدر ہیں اور ایک خاص تعداد پیغام آسمانی کو سننے کی منتظر بیٹھی ہے لیکن یہ سب کچھ احباب جماعت کے تعاون سے ہی ممکن ہے۔ سو

(۱) تمام صاحب استطاعت احباب اخبار بدر کے خریدار بنیں اور خریدار بننے کے بعد باقاعدگی کے ساتھ چندہ اخبار ادا کریں اور کسی صورت میں بھی بقایا نہ ہونے دیں۔

(۲) تمام احباب پوری جدوجہد سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور دوسرے لوگوں کو اس اخبار کے خریدار بنائیں اور اس طرح خریداروں کی تعداد بڑھائیں۔ اس طریق پر نہ صرف خود مرکز سے وابستگی کا سامان کریں بلکہ ملک کے ہر احمدی کو مرکز کی آواز صحیح طور پر پہنچانے کے لئے بدر بھی اپنی خدمت باحسن وجوہ کر سکتا ہے۔

(۳) جو دوست استطاعت رکھتے ہوں وہ علاوہ اپنا چندہ ادا کرنے کے زائد چندہ بھی بھجوائیں۔ تاکہ اس سے معزز غیر احمدی احباب اور سرکاری افسران کو اخبار مفت روانہ کیا جائے اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔

(۴) جو دوست مضامین لکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں وہ ضرور باقاعدگی کے ساتھ اپنے مضامین اخبار میں اشاعت کیلئے بھجوائیں۔

(۵) اگر کسی دوست کو اخبار میں کوئی نقص یا کمی معلوم ہو یا اس کی ترقی کے لئے کوئی تجویز ذہن میں آئے تو وہ ہمیں لکھ کر ممنون فرمائیں۔

(۶) سب سے اہم امداد ہماری بذریعہ دعا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد کے بغیر سب محنتیں رائیگاں اور سب کوششیں اکارت جاتی ہیں۔ پس احباب خاص دعاؤں سے بھی ہماری امداد فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ہماری کوششوں میں برکت دے اور اس اخبار کے نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا موجب بنائے اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضا کے مطابق اور اس کی خوشنودی کے عطر سے ممسوح ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق جو خواہش ظاہر کی ہے ہم اس کو احسن طور پر پورا کرنے والے ثابت ہوں اور جو ہم میں خامیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دور کرے۔ آمین۔

مینجر اخبار بدر قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دارالہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے تو جلسہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ آجکل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیں تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ایک حاکم ہے حکمرانوں پر

ہاتھ اٹھاؤ نہ ناتوانوں پر — نہ کرو ظلم اپنی جانوں پر
ہم اگرچہ زمیں پہ بیٹھے ہیں — پر نگاہیں ہیں آسمانوں پر
آپ اتنا تو جانتے ہوں گے؟ — ایک حاکم ہے حکمرانوں پر
ہم سے پوچھو حقیقتیں کیا ہیں — تکیہ کرتے ہو کیوں فسانوں پر
تا بکے حق کی بات کو سن کر — ہاتھ رکھتے رہو گے کانوں پر
آپ کو کیا خبر خدا کا کلام — جاری ہوتا ہے کن زبانوں پر
قلب مومن سے جب دعا نکلے — شور اٹھتا ہے آسمانوں پر

وہ جو رانوں کے تیر ہیں ناہید
بیٹھتے ہیں وہی نشانوں پر

عبدالمنان ناہید

تعلیم و تربیت

نونہالوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ہی قوم و ملک کی ترقی وابستہ ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی تعلیم کے دوران میں مضامین کا موزوں انتخاب نہ کریں۔ یا ان کی تربیت میں اور خامی رہ جائے تو ان کی ترقی رک جاتی ہے۔ یا کم از کم سست پڑ جاتی ہے جو قومی نقصان کے مترادف ہے

اس ضمن میں ایک اور نہایت اہم امر یہ ہے کہ بسا اوقات وہ اپنے پیشہ کے انتخاب میں بھی عدم واقفیت کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی قدرتی صلاحیتیں بروئے کار نہیں آتیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پیشے کا درست انتخاب بھی نوجوانوں کی تربیت کا ایک ضروری پہلو ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حسب ارشاد احباب کو نظارت ہذا کا مشورہ انشاء اللہ حاصل رہے گا۔ یونیورسٹی کے آئندہ امتحانات میں شامل ہونے والے نوجوانوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھتے ہوئے مشورہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ناظر تعلیم و تربیت (ربوہ)

درخواست دعا: عزیزہ ہاجرہ بیگم اہلیہ فتح محمد صاحب درویش میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب صحت کے لئے مسلسل دعا فرمائیں۔ عطا محمد مہاجر از دہلی

لیڈر (بقیہ صـ۳)

صرف سوال یہ ہے کہ مختلف مقامات پر احمدیوں کے خلاف کانفرنسوں میں عوام میں جو اشتعال انگیزی ہو رہی ہے کیا اتحاد بین المسلمین بورڈ کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر ہو رہی ہے؟ کیا احمدیوں اور احمدیوں کے قابل احترام بزرگوں کو مجمعے لگا لگا کر گالیاں دینا۔ ان کے خلاف جھوٹے الزام لگانا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ کو کوسنا۔ ارباب حکومت پر پھبتیاں اڑانا اتحاد بین المسلمین کہلاتا ہے؟

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی

روزنامہ الفضل لاہور

ہنگامۂ عراق

آج کی خبر ہے۔ کہ عراق میں جو حکومت کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اب امریکہ اور برطانیہ کی مخالفت کا رنگ بھی اختیار کر لیا ہے۔ بغداد میں مظاہرین نے امریکی اور برطانوی دفاتر اطلاعات پر حملے کر کے ان کو آگ لگا دی ہے۔ اور مظاہرہ کرنے والے تمام دن برطانیہ اور امریکہ کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ اور ان کی سازشوں کے متعلق تقریریں کرتے رہے۔ طلبا ء نے جن کی تعداد مظاہرہ کرنے والوں میں بہت زیادہ ہے۔ برطانوی باشندوں کے انخلاء اور تیل کو قومی ملکیت بنانے کے سلسلہ میں زبردست مظاہرے کئے۔

چند روز پہلے یہ خبر آئی تھی۔ کہ حکومت کی مخالف پارٹیاں براہ راست انتخابات کی حامی ہیں۔ اور حکومت پر ان کا سب سے بڑا الزام یہ ہے۔ کہ کابینہ ترقی پسند اصلاحات نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ ایک مخالف پارٹی کے لیڈر صالح جبیر نے جہاں اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ موجودہ شورش میں ان کی پارٹی کا ہاتھ ہے۔ وہاں اس نے کابینہ پر یہی الزامات لگائے ہیں۔

موجودہ دنیا میں اسلامی ممالک کی اندرونی خلفشار جس میں جان و مال کی تباہی اور بربادی ہوتی ہے۔ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اس کا نتیجہ یقیناً ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رسانی ہے۔ اور ملک و قوم کی طاقت جو اپنے مفاد کے لئے صرف ہونی چاہیئے۔ الٹا ملک و قوم کے نقصان پر منتج ہوتی ہے۔ ایک طرف تو دشمنوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور دوسری طرف اپنی قوتِ دفاع کمزور ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اپنے اوپر سے غیر ملکی دباؤ کو مٹانے کا جذبہ جو آج کل تمام اسلامی ممالک میں پیدا ہو رہا ہے۔ نہایت قابل تعریف ہے۔ مگر اس جذبہ سے اگر صحیح طریق پر کام لیا جائے گا۔ تو واقعی ملک و قوم بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ اور اگر اسے محض اندرونی پارٹی بازی کے لئے سٹنٹ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ تو اس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہونے کا زیادہ احتمال ہے۔

آج تمام اسلامی ممالک بیدار ہو رہے ہیں۔ اور مقام مسرت ہے۔ کہ یہ بیداری کی رو مراکش سے لیکر انڈونیشیا تک پھیلتی چلی گئی ہے۔ اس لئے آج اسکی سخت ضرورت ہے۔ کہ ان ممالک کے رہنما نہایت حزم و احتیاط سے کام لیں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ قومی ترقی کے لئے جوش و خروش کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ کوئی تحریک جب تک چلانے والوں کے رگ و پے میں حرارت نہ پیدا کرے۔ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایسی تحریکوں کو جب تک کسی نظام میں نہ لایا جائے۔ اور جب تک ملکی آئین کے حدود کے اندر رہ کر جدوجہد نہ کی جائے۔ ملک میں بدامنی اور انار کی پھیلنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بدامنی اور انارکی کبھی صحیح نتائج نہیں پیدا کر سکتی۔

مغربی ممالک خاص کر امریکہ برطانیہ اور روس جن کے پاس پہلے ہی مادی قوت کے بے پناہ ذخائر ہیں۔ چاہتے ہیں۔ کہ وہ تمام دنیا کی مادی دولت اپنے قبضہ میں رکھیں۔ اور ایشیائی اقوام کو سر نہ اٹھانے دیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ ممالک خام مالوں کی دولت سے مالا مال ہیں۔ مشرق وسطی کے تیل کے غیر محدود ذخیرے ہی ان کی حرص و آز کے اشہب کو مہمیز کرنے کے لئے کافی ہیں۔ عراق۔ عرب اور ایران کا تیل وہ کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے اس دولت کو لوٹنے کے لئے ہر طرح کے جال پھیلائے ہوئے ہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ جن ممالک کو قدرت نے یہ دولت عطا کی ہے۔ خود وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ساز و سامان مہیا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے ان کی مجبوری اور ناسمجھی سے فائدہ اٹھا کر ان مغربی ہوشیار قوموں نے ان سے ایسے معاہدے کر لئے ہوئے ہیں۔ جس سے وہ خود تو اس دولت کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹ رہے ہیں۔ اور ملک کے اصل مالکوں کو اس میں سے اتنا کم حصہ ملتا ہے کہ جس سے یہ غیر ملکی تو اصل مالک اور ملکی لوگ محض ان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

یہ بے انصافی اب کسی طرح برداشت نہیں کی جا سکتی۔ ایران نے تیل کو قومی ملکیت بنا کر ان ممالک کے سامنے ایک قابل تقلید مثال پیش کر دی ہے۔ اگرچہ ایران ابھی تک پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور برطانیہ سخت مزاحمت کر رہا ہے۔ لیکن اگر یہ تمام ممالک متحد ہو جائیں۔ اور اپنے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے ایک منظم اور باقاعدہ تحریک چلائیں۔ تو ہمیں توقع ہے کہ برطانیہ امریکہ وغیرہ غیر ملکیوں کو ان کے متحدہ مقابلہ میں آخر کار ضرور شکست اٹھانا پڑیگی۔

ایسی تحریک کو چلانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر اسلامی ملک اپنے اندرونی امن کو سختی کے ساتھ قائم رکھے۔ اور اندرونی تنازعات کو ملکی آئین کے حدود کے اندر رہ کر باہم طے کریں۔ اور کسی طرح کی شورش اور بدامنی ملک میں نہ پھیلنے دیں۔ حکومتوں کو الٹنے کا طریق ملک و قوم کے لئے نہایت ضرر رساں ہے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ یہ اندرونی خلفشار کسی نہ کسی حد تک غیر ملکی مفاد پرستوں کی ریشہ دوانیوں سے تعلق رکھتا ہے اگرچہ یہ ریشہ دوانیاں سطح پر نہ آئیں۔ مگر اس کا علاج یہ نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے ملکوں کو بدامنی کا شکار ہونے دیں۔

مولوی ظفر علی خانصاحب کی رائے

آج مولوی ظفر علی خاں کا فرزند ارجمند اختر علی خاں جگہ بہ جگہ کہتا پھرتا ہے۔ کہ "مرزائیت" انگریز کی مصلحتوں کی پیداوار ہے۔ ہم نے زمیندار کے کئی ایک حوالے پیش کئے ہیں۔ جن میں اختر علی خاں کے والد ماجد نے انگریزوں کی کھٹائی کی ہے۔ آج مولوی ظفر علی خاں کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ ہوں:۔

جھکا فرطِ عقیدت سے مرا سر
ہُوا جب تذکرہ کنگ امپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر
کہ شاہنشاہ ہے وہ بحر و بر کا
نہ ہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل
ہمیں اسکی نگاہِ فیض اثر کا
خدا انگلینڈ کو رکھے سلامت
کہ ہے اس سے تعلق عمر بھر کا

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

اختر علی خاں اس امر پر بھی زور دیتا ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ہم نے ان کے دادا جناب منشی سراج الدین صاحب کے حوالے پیش کر کے واضح کیا ہے۔ کہ کم از کم ان کے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

"پکا مسلمان"

سمجھتے تھے۔ ذیل میں ہم زمیندار کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس میں ان کے والد ماجد نے احمدیوں کو نہ صرف اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ باقی اسلامی فرقوں سے احمدیوں کو بھی فروعات میں اختلافات ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اختر علی خاں اپنے مرحوم دادا کی شہادت پر نہیں تو اپنے والد ماجد کی شہادت ہی مان لیں گے۔ وہ تو حین حیات ہیں۔ آنکھوں کی شرم بھی بڑی چیز ہوتی ہے۔ زمیندار کے ایک اداریہ میں فرماتے ہیں:۔

اداریہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء۔۔

"ہمیں حلقہ ارتداد سے بچ کے طور پر جو مراسلات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود اس تمام شور و غل کے جو سارے ہندوستان کی انجمنیں اور ملک بھر کے جرائد اسلامی مچا رہے ہیں۔ اب تک صرف پچاس ساٹھ مبلغین حلقہ ارتداد میں پہنچے ہیں۔ اور بمشکل ضلع آگرہ کا انتظام و انصرام ہو رہا ہے۔ لیکن متھرا۔ بھرت پور۔ ایٹہ۔ فرخ آباد۔ میرٹھ۔ گوڑ گاؤں میں کوئی مسلمان مبلغ موجود نہیں۔ یہ حالت افسوسناک ہے۔ اور مسلمانوں کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

قادیان اور لاہور کی احمدی جماعتوں کے سردار اپنے اپنے اعلان شائع کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے نہایت اولوالعزمی کا اظہار کیا ہے۔ مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت قادیان **دوسرے فرقہائے اسلامی** کی مخالفت سے بہت خوفزدہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کا یہ خوف بہت بڑی حد تک بجا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اب تک ایسے تاریک خیال آدمیوں کی کمی نہیں جو ملت اسلامیہ کے اس بہت بڑے فتنہ کے نتائج و عواقب کی طرف سے آنکھ بند کر کے ایک دوسرے کی تکفیر و تردید میں مصروف ہو جائیں گے۔ ہم خدا اور رسول کا واسطہ دیکر تمام اسلامی فرقوں کے مبلغین سے مستدعی ہیں۔ کہ پہلے سب مل کر اس حملہ کا مقابلہ کرو۔ جو کفر کی طرف سے اسلام پر ہو رہا ہے۔ آپس میں لڑنے اور ایک دوسرے کے کام میں روڑا اٹکانے سے کوئی اچھا نتیجہ تو برآمد ہونے سے رہا۔ البتہ تمام کام کے تباہ ہو جانے کا احتمال ضرور ہے۔ فرقہ احمدیہ قادیانیہ کے مبلغین سے بھی ہماری یہ درخواست ہے۔ کہ وہ حلقہ ارتداد میں جا کر صرف توحید و رسالت پر زور دیں۔ اور **فروعات میں پڑ کر** خواہ مخواہ اختلاف کی وجوہ پیدا نہ کریں۔"

(زمیندار ۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء)

مسلمانوں کے خود ساختہ نمائندے

آج مودودیئے احراریئے اختر علی خاں اور مظفر علی شمسی اسلام کے اجارہ دار بنے ہوئے ہیں اور ان سب نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ افسوس ہے، آج مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ کوئی ان سے اتنا نہیں پوچھتا کہ بھئی آپ کو اسلام سے کیا تعلق ہے یہ لوگ قریہ بہ قریہ کانفرنسیں منعقد کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ حکومت باوجودیکہ اعلان پہ اعلان کئے جاتی ہے کہ وہ ایسی فرقہ پرستانہ شورش کو ہر قیمت پہ دبائیگی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں پہ ان اعلانات کا الٹا اثر ہو رہا ہے۔ جوں جوں اعلانات ہوتے ہیں توں توں ان زبان دراز مفتن لوگوں کی سرگرمیاں تیز تر ہو رہی ہیں اور وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانی اور افترا طرازی کی مہم میں اور بھی سرگرمیاں دکھاتے ہیں ہمیں غرم تو اس امر کی ہے کہ اختر علی خاں اور مظفر علی شمسی جیسے لوگ اپنے آپ کو سات آٹھ کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ کہتے پھرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں کی توہین کیا ہو سکتی ہے؟ کیا اسلام خدانخواستہ ایسا ہی گیا گزرا دین ہے کہ اس کو وکیل بھی اختر علی خاں اور مظفر علی خاں جیسے انسانوں کے سوا اب کوئی نصیب نہیں ہو سکتا۔

ان لوگوں کو سات آٹھ کروڑ کا نمائندہ کس نے بنایا ہے؟ کیا حکومت نے بنایا ہے؟ حکومت کے زیر سایہ بے شک ایک اتحاد بین المسلمین بورڈ مرتب کیا گیا ہے جس کا کام ملک میں فرقہ پرستی کی لعنت کو دور کرنا ہے۔ البتہ ستم ظریفی یہ ہے کہ اس بورڈ کے ارکان نہ صرف اختر علی خاں اور مظفر علی شمسی ہیں۔ بلکہ تقریباً وہ تمام لوگ بھی ہیں جو ان کے ساتھ مل کر ملک میں فرقہ پرستی کی لعنت پھیلا رہے ہیں۔ ابوالحسنات محمد احمد مولوی داؤد غزنوی اور فیض الحسن احراری

باقی صفحہ ۲

شذرات

احراریوں کے تین باپ

قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ آپ ہر کانفرنس کے موقعہ پر احمدیت کی مخالفت میں یہ نرالی دلیل پیش کر رہے ہیں۔ کہ جب ایک بیٹے کے دو باپ نہیں ہو سکتے، تو ایک امت میں دو نبی کیسے رہ سکتے ہیں؟

ہمارے خیال میں عوام کو الّو بنانے کا اس سے بہتر کوئی ڈھنگ آج تک ایجاد نہیں ہو سکا۔ کیونکہ جسمانی حیثیت سے ایسا ہونا تو واقعی ممکن نہیں۔ مگر عالم روحانیات میں بھی اس قاعدہ کو منطبق کرنے کے بھلا اس کے علاوہ اور کیا معنے ہو سکتے ہیں کہ یا تو انبیاء سابقہ کی تعداد کے مطابق امتیں بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار مانی جائیں۔ یا امتیں چار تسلیم کی جائیں۔ اور چار پیغمبروں کے علاوہ باقی انبیاء کی نبوت کا انکار کر دیا جائے۔

قاضی صاحب اگر اس باریک نکتہ کو سمجھنے کا دماغ نہ پاتے ہوں۔ تو انہیں آزاد کی مندرجہ ذیل عبارت ہی پڑھ لینی چاہیئے۔

"وہ (احراری) اپنے بوڑھے باپ (بخاری) کو یقین دلا رہے تھے۔ کہ لے مخلص ہمنا ہم وطن کی خاطر اپنی جانیں پیش کرتے ہیں"

(آزاد ۲۴ اگست ۱۹۵۱ء)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ احراری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے جسمانی باپ کے علاوہ عطاء اللہ بخاری کو بھی اپنا باپ سمجھتے ہیں۔ فرمایئے جب ایک بیٹے کے دو باپ نہیں ہو سکتے تو احراریوں کے تین باپ کیونکر ہو گئے؟

پچاس ہزار رضا کار

گزشتہ سال ناظم جیوش احرار اسلام نے یہ اعلان کیا تھا کہ:۔

"میں جیوش احرار اسلام پنجاب کے ایک ذمہ وار نمائندہ کی حیثیت سے ملت اسلامیہ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ میرے پاس پچاس ہزار تربیت یافتہ جاں نثار رضاکار حاکم اعلےٰ کے ادنےٰ اشارہ پر ملک کے تحفظ اور ملک کی سربلندی کی خاطر جان تک لڑا دینے کے لئے تیار ہیں"

(آزاد ۲۴ اگست ۱۹۵۱ء)

معلوم ہوتا ہے احراری ناظم نے یہ بیان حق و راست گفتاری کی تمام سرحدوں سے آزاد ہو کر دیا تھا۔ ورنہ آج جبکہ مولویوں کی مجلس پچاس ہزار رضاکاروں کی "بھرتی" کے لئے رو پیٹ رہی ہے یہ رضاکار کس گوشہ میں چھپ گئے ہیں؟

سرتاج مدینہ کا باغی

مظفر شمسی نے گوجرانوالہ کانفرنس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے مقدس خلفاء کی شان میں جو گندہ دہنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے تصور سے جبین انسانیت عرق آلود ہے اور چشم غیرت اشکبار "شمس" المکذبین کی یہ بدزبانیاں گستاخیاں اور شر انگیزیاں کیوں ہیں؟

احرار کا یہ زرخرید غلام اگر ائمہ مطہرین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی روشن تعلیمات کا ذرہ بھر پاس رکھتا اور اس کے دل میں حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ جیسے صاحب خلق اور خدا نما وجود کی قدر و منزلت ہوتی۔ تو اپنی زبان کٹوا لیتا۔ مگر ناموس رسالت کے نام سے منعقد ہونے والی محفل میں ایسے شرمناک گالیاں دینے کی جرأت نہ ہوتی۔

لیکن افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ اور اس کی وجہ؟ وجہ یہ ہے کہ شمس المکذبین کو شیعہ مذہب اور حب اہلبیت سے تو کوئی تعلق نہیں وہ صرف احراری امامت کا قائل ہے۔ اور صرف اس عقیدہ پر ایمان رکھتا ہے کہ

"جو شخص ایک بار متعہ کرے اسے درجہ حضرت امام حسن کا۔ دو بار کرے درجہ حضرت امام حسین کا۔ تین بار کرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور اگر چار مرتبہ بار کرے تو سرور کائنات خاتم الانبیاء کا درجہ مل جاتا ہے"

(منہاج الصادقین بحوالہ ست سیارہ ۲۷ فروری ۱۹۳۵ء)

بھلا وہ انسان جس کا وجود ننگ اخلاق اور ننگ انسانیت ہو اور جو نہ صرف ائمہ مطہرین بلکہ سرتاج مدینہ سرکار دوعالم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی باغی ہو وہ حضور انور کے غلاموں اور ان غلاموں کی حاصل کردہ مملکت کا کیسے وفادار بن سکتا ہے؟

شمسی صاحب یہ بھی ظاہر کریں کہ انہوں نے کیا مرتبہ حاصل کیا ہے؟ اور ان کے خاندان کے دوسرے زن و مرد نے کتنی بار حضرت امام حسن یا امام حسین کے درجہ کو پانے کی کوشش کی ہے؟

حضرت مسیح موعودؑ کا کارنامہ

ایک غیر احمدی دوست اخبار زمیندار (۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء) کے ذریعہ یہ استفسار فرماتے ہیں:۔

"اگر مرزا غلام احمد نبی تھے تو مسلمانوں کے لئے کونسا پیغام لائے۔ جو قرآن شریف اور حدیث شریف میں موجود نہ تھا"

قرآن مجید خدا کی زندہ کتاب ہے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان موجود ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ عصر حاضر میں اس فراموش شدہ صداقت کو از سر نو اجاگر کس نے کیا؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب عامۃ المسلمین قرآن شریف کو ریشمی غلافوں میں بند کر کے اسے طاقچہ نسیان پر رکھے بیٹھے تھے۔ اور علمائے ملت بھی قرآن مجید کے لامحدود حقائق و معارف کو بیضاوی، جلالین، کشاف، اور روح المعانی کے اوراق میں محدود کئے ہوئے تھے۔ اور اس صحیفہ ازلی کا بامحاورہ اردو ترجمہ کرنے کی توفیق بھی ان سے سلب ہو چکی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن پاک کے بامحاورہ ترجمہ کی پہلی دفعہ بنیاد رکھی۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ

"قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے۔ بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالےٰ کے قول و فعل میں مطابقت ثابت ہو"

(ازالہ اوہام ایڈیشن دوم صفحہ ۱۹۸)

حضرت اقدس کا یہ کارنامہ یقیناً ایسا نہیں کہ کوئی صاحب علم و بصیرت مسلمان اسے اتنی جلدی بھلا دے۔

تاریخ اسلام پر دست درازی

احراری لیڈر ہر جگہ بڑی شدومد سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف اسلامی لشکر اس لئے نبرد آزما ہوا تھا کہ وہ مدعی نبوت تھا اور مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات ناقابل برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہ اس کے جیتے جی دعوے نبوت کیا جائے۔

مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب شیروانی اپنی مشہور تصنیف "سیرت الصدیق" میں فرماتے ہیں۔

"مسیلمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط لکھا کہ من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ فانی اشرکت منک فی الامر وان لنا نصف الارض ولقریش نصفھا ولکن قریشا قوم یعتدون (یعنی میں نبوت کے معاملہ میں آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ اور ملک آدھا ہمارا ہے اور آدھا قریش کا لیکن یہ قوم قریش اعتدال پسند ہے)

"اس پر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت شریف اول ان مدعیان نبوت کو بذریعہ پند و نصیحت سمجھایا۔ لیکن اثر نہ ہوا۔ مرتدوں نے مسلمانوں پر دست درازی و تعدی شروع کر دی اور جمعیت فراہم کر کے مقابلہ و مقاتلہ کا سلسلہ جاری کر دیا۔

جب نوبت اس حد تک پہونچی۔ تو آپ نے ان کے دفعیہ کے واسطے عمال کے نام احکام جاری فراہم فرمائے اور یہ اہتمام مرض الموت تک برابر جاری رہا۔" (سیرت الصدیق صفحہ ۵۴)

ثابت ہوا کہ جنگ کا واحد سبب مسیلمہ کذاب اور اس کے کذاب ساتھیوں کی دست درازی تعدی اور ان کا مقاتلہ تھا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں نے جب مسلمانوں پر دست درازی کی تو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان حملہ آوروں کو پوری قوت سے پاش پاش کر دیں۔ لیکن حیرت ہے کہ احراری مسیلمہ مملکت اسلامی کے خلاف جارحانہ عزائم رکھنے کے علاوہ اسلام کی گزشتہ تاریخ پر بھی دست درازی کر رہے ہیں۔ مگر اللہ کا کوئی بندہ ان سے پوچھتا تک نہیں کہ کیا کر رہے ہیں؟

اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز بعض ایسے غربا ہیں جو باوجود محنت و مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں بچاؤ کی صورت کر سکیں میں صاحب استطاعت اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوائیں یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے نبوت کی وضاحت حضور کے اپنے قلم سے

(۲)

مرتبہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ شریف ۔ ۲

مسیح محمدی سرور دوجہان کا نائب اور خلیفہ ہے

فرمایا "ابن مریم پر فضیلت کے دعوے کو یہ لوگ بری نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی صریح وحی سے مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء سے بڑھ کر ہے اور غور کرکے دیکھ لو کہ ہر ایک بار محمدی سلسلہ کی موسوی سلسلہ سے بڑھی ہوئی ہے۔ موسیٰ صرف بنی اسرائیل کے لئے آئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل دنیا کے لئے مبعوث ہو کر آئے پھر آپ کے بارے میں فرمایا گیا وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ پھر آپ کی تائیدات حضرت موسےٰ کی تائیدات سے بہت بڑھ کر ہیں۔ اسی طرح آپ کے اعجازی نشان حضرت موسےٰ سے بڑھ کر ہیں آپ کو جو کتاب دی گئی ہے۔ وہ حضرت موسےٰ کی کتاب سے بہت بڑھ کر ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ آپ کی کامیابیاں بڑھ کر ہیں۔ غرض کل سامان آپ کے بڑھے ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کے سلسلہ کا خاتم الخلفاء موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء سے بڑھ کر نہ ہو۔ ہم ایسے نبی کے وارث ہیں جو رحمۃ للعالمین ہے اور کافۃ الناس کے لئے رسول بن کر آیا ہے۔ جس کی کتاب کا خدا خود محافظ ہے اور جس کے حقائق اور معارف سب سے بڑھ کر ہیں۔ پھر ان حقائق و معارف کو پانیوالا کیوں کم ہو؟"

خاتم النبیین کے مختصر اور جامع معنے

"خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے۔ اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے"۔

(ڈائری ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷)

فرمایا "ہم جس طرح پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ یہ بالکل سچی بات ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمۂ افادات مانتے ہیں ایک چراغ سے بھی ہزاروں لاکھوں چراغ روشن کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو تمام نوروں کے سرچشمہ اور سراج منیر ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم ایسا نور مانتے ہیں کہ آپ سے دوسرے روشنی پاتے ہیں۔ یہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یہ بالکل درست ہے خدا تعالےٰ نے آپ کی جسمانی اُبوّت کی نفی کی لیکن آپ کی روحانی ابوت کا استثناء کیا ہے اگر یہ مانا جائے جیسا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ آپ کا نہ کوئی جسمانی بیٹا ہے اور نہ روحانی۔ تو پھر اس طرح پر معاذ اللہ یہ لوگ آپؐ کو ابتر ٹھہراتے ہیں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں آپؐ کی شان تو یہ ہے انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر۔ اللہ تعالےٰ نے ختم نبوت کی آیت میں فرمایا ہے کہ جسمانی طور آپؐ اَبْ (باپ) نہیں مگر روحانی سلسلہ آپؐ کا (بصورت روحانی بیٹوں کے ناقل) جاری ہے۔ لکن جبر مافات کے لئے آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آپؐ خاتم ہیں۔ آپ کی مہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے ہم خود بخود نہیں بن گئے خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے موافق جو بنایا وہ بن گئے یہ اس کا فعل اور فضل ہے یفعل ما یشاء خدا نے جو وعدے نبیوں سے کئے تھے ان کا ظہور ہوا ہے"۔ (تقریر ۲ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷)

کوئی غیر امتی نبی امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نہیں آسکتا

فرمایا "ختم نبوت بھی ایک عجیب علمی سلسلہ ہے اللہ تعالےٰ ختم نبوت کو بھی قائم رکھتا ہے اور پھر اس کے استفادہ سے ایک سلسلہ جاری بھی کرتا ہے یہ تو ایک علمی بات ہے لیکن کجا یہ اعتقاد کہ اس استفادہ کے سلسلہ کو الٹ پلٹ کر دوسرے نبی کو لایا جاوے حالانکہ اللہ تعالےٰ کی حکمت اور ارادہ نہیں چاہتا کہ اس امت کے لئے کوئی دوسرا نبی آوے قطع نظر اس کے کہ وہ شریعت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ خواہ شریعت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آپ کے سوا اور آپ کے استفادہ سے الگ ہو کر نہیں آسکتا"۔

(تقریر مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مطابق ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

سلسلہ نبوت بھی آپؐ پر ختم ہے

فرمایا "قرآن کریم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد سے بھرا پڑا ہے۔ جس میں آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔ اور سب انبیاء سے افضل ٹھہرایا گیا ہے۔ روحانی ترقیات کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہو گیا۔ اسی لئے آپ خاتم النبیین ٹھہرے جسمانی ترقیات بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدرجہ اکمل ہوئی ہیں"۔

(تقریر ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۱)

اسلام میں زندہ نشانات منعم علیہ جماعت کے ذریعہ ظاہر ہوتے رہیں گے

فرمایا "لاہور میں ایک شخص عبد الحکیم سے ۱۸۹۲ء میں میری بحث ہوئی۔ اس نے صاف کہدیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی محدث نہ تھے۔ اور محدث والی حدیث کے یہ معنے کئے کہ اگر محدث ہوتا تو عمر ہوتا۔ گویا یہ ترجمہ کرکے اس نے خدا پر الزام لگایا کہ گویا اس نے اس امت کے آنسو پونچھ دیئے اور کچھ نہ کیا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ ایسی ہی کرتوتوں سے وہ اس امت کو خیر الامم قرار دیتے ہیں۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک شخص بھی ایسا پیدا نہ ہو جس کو خدا تعالےٰ سے کلام کرنے کا شرف ملا ہو اور جو اسلام کی صداقت کے لئے ایک زندہ نمونہ ٹھہرتا۔ ان لوگوں نے عملی طور پر گویا مان لیا ہے کہ اب نہ کسی کا خدا تعالےٰ سے تعلق ہے اور نہ کسی کو مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کا بھی کوئی نشان موجود نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کی عورتوں تک کو بھی خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف ملتا تھا لیکن کیا اسلام میں کوئی مرد بھی بنی اسرائیل کی عورتوں جیسا نہیں ہے؟ . . . . ."

اپنے طریق عمل سے اسلام کو مردہ مذہب ثابت کرنا چاہا ہے۔ جب کہ یہ کہدیا کہ اسلام میں اب کوئی ایسا مرد نہیں ہے۔ جس کے ساتھ زندہ نشانات اسلام کی تائید میں ہوں افسوس ان لوگوں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیوں نہیں سمجھتے کیا قرآن شریف میں جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہا گیا ہے یہ یونہی ایک بے معنی اور بے مطلب بات تھی اور نرا قصہ ہی قصہ ہے؟ کیا وہ انعام کچھ نہ تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے نرا دھوکا ہی دیا ہے؟ اور وہ اپنے سچے طالبوں اور صادقوں کو بدنصیب ہی رکھنا چاہتا ہے؟ کس قدر ظلم ہے اگر خدا تعالےٰ کی نسبت یہ قرار دیا جاوے کہ وہ نری لفاظی سے ہی کام لیتا ہے۔ حقیقی بات یہ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی اپنی خیالی باتیں ہیں۔ قرآن شریف درحقیقت انسان کو ان اعلےٰ مراتب اور مدارج پر پہنچانا چاہتا ہے جو انعمت علیھم کے مصداق لوگوں کو دیئے گئے تھے۔ اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوتا۔ جبکہ خدا تعالےٰ کے کلام کے زندہ ثبوت موجود نہ ہوں ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ آریوں کی طرح کوئی خدا کا پریمی بھگت کتنا ہی دعائیں کرے۔ اور رو رو کر اپنی جان کھوئے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ اسلام خشک مذہب نہیں ہے۔ بلکہ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے اور اس کے نشانات اس کے ساتھ ہیں پیچھے رہے ہوئے نہیں۔

(تقریر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷)

معجزات اور مکالمہ الٰہیہ اسلام کی جان ہیں

فرمایا:- افسوس ہے کہ ان لوگوں (معجزات کے منکروں ناقل) نے اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ جس بات کو سمجھ نہیں سکتے اس میں یورپ کے فلاسفروں کی چند بے معنی کتابیں پڑھ کر خواہ مخواہ دخل دے دیتے ہیں۔ معجزات اور مکالمات الٰہیہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا مردہ مذہبوں میں نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ معجزہ تو اسلام کی پہلی اینٹ ہے اور غیب پر ایمان لانا سب سے اول ضروری ہے۔ معجزات مکالمات اور پیشگوئیاں ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو زندہ مذہب قرار دیا ہے

تقریر ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء
الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم چوہدری حمید اللہ خان نواب شاہ سندھ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (عبد الحمید)

(۲) بندہ کو ڈیڑھ سال سے لقوہ ہو گیا ہوا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(اسد سٹوڈنٹ فورتھ ایئر کلاس تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۳) بندہ بیمار رہتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (چوہدری محمد اسمعیل اختر ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۹/۱۱/۵۲ کی شام اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے نواسی عطا فرمائی ہے۔ مولد حسین الہامی صاحب ولد مولوی بدل الرحمن صاحب کی صاحبزادی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ نومولود صالحہ دینی خدمت گزار کے ساتھ صحت اور درازی عمر بھی پائے۔

(خان زادہ عبد العلی خاں راولپنڈی)

امانت تحریک جدید

"صدر انجمن احمدیہ میں تو لوگوں کو روپیہ رکھوانے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

مردہ دلوں کے واسطے ہر لفظ ہے حیات ؛ میری صدا نہیں یہ فرشتوں کا صُور ہے

(سیدنا حضرت امیر المومنین)

جماعتہائے احمدیہ اندرون و بیرون کی تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے کیلئے

قابل قدر مساعی

(۱) پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے اخبار الفضل میں ایک نوٹ شائع کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا۔ کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے مومنین اپنے تحریک جدید کے وعدے ۳۰ نومبر ۱۹۵۲ء تک جو اس سال کے دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین ہیں۔ سو فی صدی پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گائیں۔ اور پھر آئندہ سال کی قربانیوں میں جب اُن سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مطالبہ فرمائیں۔ تو اس وقت لبیک لبیک یا امیر المومنین کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے وعدے جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہیں۔ اپنے مقدس امام کے حضور میں پیش کریں۔

(۲) اور بیرونی ممالک کے متعلق یہ لکھا گیا تھا کہ وہ جماعتیں اور اُن کے مخلص احباب اپنے وعدے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء تک اس سال کے سو فی صدی پورے کرنے کی جد و جہد کریں۔ کیونکہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کا گذشتہ سنین کی روایات بھی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے وعدوں کو دسمبر میں پورا کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگا کر پورا کیا ہے۔

(۳) مغربی پاکستان کی جماعتوں اور اُن کے براہ راست وعدہ کرنے والے مخلصین۔ کی طرف سے اطلاع آ رہی ہے۔ کہ وہ اپنے اس سال کے وعدوں کو پورا کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

(۴) اسی طرح بیرونی ممالک سے بھی جلسہ سالانہ تک وعدوں کے سو فی صدی پورا کر لینے کی خبریں پہنچ رہی ہیں۔

حقیقت حال یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کا عملی اجرا گو بظاہر ۱۹۳۴ء سے ہے۔ مگر دراصل اس کی بنیاد روز اوّل سے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور رکھی گئی ہے جب کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۳۵ء کے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں جو آج سے اٹھارہ سال پہلے کا ہے۔

(۵) "یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق دیا پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی پیشگوئی جو تحریک جدید کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ (وکیل المال) اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"۔

(۶) حضور کا ارشاد بالا تو ابتداء کے زمانہ تحریک جدید کا ہے۔ مگر اب تازہ ارشاد میں بھی یہی فرماتے ہیں

"اگر اور گہرا غور کریں۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ درحقیقت تیرہ سو اڑتالیس سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا۔ کہ لیظھرہ علی الدین کلہ۔ تاکہ اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے۔ اور مفسرین لکھتے ہیں۔ کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے۔ وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے۔ پس تحریک جدید درحقیقت اس پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے"۔

(۷) "اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اُس کا نام لکھا جاتا ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بد قسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی"۔

(۸) بیرونی ممالک سے جو اطلاعیں آ چکی ہیں۔ ان کا مختصر سا ایک خاکہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ نہ صرف بیرونی ممالک کے مجاہدین ہی بلکہ پاکستان کے احمدی بھی اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر لینے میں انتہائی جد و جہد کریں۔

(۹) نیروبی سے قائم مقام سیکرٹری مال محمد یامین صاحب تبسم اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے چندہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ دسمبر تک سب رقم وصول ہو جائے۔ ذیل کی رقم اکتوبر کے چندوں کے ساتھ ارسال کی جائے گی اور اس رقم سے ان احباب کے وعدے اکتوبر میں ہی سو فی صدی ادا ہو جاتے ہیں۔

مکرم ملک محمد حسین صاحب ۱۱۰ شلنگ

مکرم محمد یوسف صاحب۔ وعدہ ۲۲۶ مگر ادائیگی ۲۵۰ شلنگ ہے۔

مکرم مولوی محمد منور صاحب ۳۵ شلنگ

مکرم مولوی محمد یامین صاحب تبسم سیکرٹری مال ۱۵۱

" قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی ۱۲۲

" ڈاکٹر علی اسلم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵۰۰

جزاکم اللہ احسن الجزاء وشکریہ۔

(۱۰) چوہدری بشارت احمد صاحب نیروبی نے لکھا کہ میں ایک لمبا عرصہ پاکستان میں رہا۔ اس وجہ سے چندہ تحریک جدید بوجہ اخراجات ادا نہ کر سکا۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے مجھے نیک کام میں حصہ لینے کی یاد دہانی کی ہے۔ مجھے خود بھی تحریک جدید کا چندہ خوب یاد ہے۔ اور میرے دل پر لکھا ہوا ہے کہ میں نے ادا کرنا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ سال ۱۷ کے ۶۱/- اور سال ۱۸ کے ۶۲/- شلنگ بہت جلد ادا کر دوں گا۔ اور سال ۱۹ کے لئے بھی ۶۳/- شلنگ پیش حضور کر دیں۔

نیروبی میں کئی دوست ہیں جو پہلے شامل تھے۔ لیکن اب شامل نہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کا انیس سالہ دور اوّل جو ۱۹۳۴ء سے شروع ہوا۔ اس کا انیسواں سال دسمبر ۱۹۵۲ء میں بفضل خدا حضور کے اعلان فرمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس دور کے آخری سال میں جہاں مومنین کو پہلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنا چاہیئے وہاں وہ جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور ان کا گذشتہ بعض سالوں میں حصہ نہیں۔ وہ اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق شامل ہو کر آگے بڑھنے والے بھائیوں کے شانہ بہ شانہ قربانی کرنے والے ہوں۔ اور محمدی فوج کے کامل سپاہی ثابت ہوں۔

(۱۱) ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب بورنیو۔ الحمد للہ آج میں نے آخری ۳۲۳/- ڈالر تحریک جدید کے حساب میں جمع کر کے انیسویں سال کا چندہ پورا ادا کرنے کی توفیق پائی۔ فللہ الحمد علی ذالک وصلی اللہ علی النبی

۱۹ویں سال کی رقم حسب ذیل ہے

از خود خاکسار کی طرف سے ۱۸۰۰/- روپیہ پاکستانی

از اہلیہ صاحبہ ۷۷/- " "

از بچگان ۳۷/- " "

از والدہ مرحومہ ۵۳/- " "

از جنت شدامن صاحبہ ۱۲/- " "

۱۹۷۹ ۲ ۲

۲۰۰۱ روپیہ پاکستانی

بشکر الہٰی از اہل قادیان

اس دو ہزار کے بعد ایک روپیہ زائد اپنے اندر یہ دعا رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مزید تقدم کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ نیز ان اللّٰہ وتر یحب الوتر کی نیت بھی ساتھ ہی ہوئی ہے

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ دور انیس سال کا ہی حضور نے فرمایا تھا۔ سو اب ۱۹ سال کے اختتام پر آقا کی طرف سے مزید اعلان کا انتظار ہو گا۔ اور عاجز کے دل میں یہ ولولہ ہے۔ کہ جماعت کے کمزور سے کمزور فرد (مثل عاجز) کو بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرتے دم تک اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں شامل رکھے۔ آمین

از راہ کرم اس امر کی اطلاع کہ عاجز کے ۱۹ویں سال کے اختتام تک ہر پچھلے سال میں ہر پہلے سال سے زائد ادائیگی کی توفیق پائی۔ اور نیز یہ کہ برادرم انصاری صاحب کی باقاعدگی اور مسلسل جد و جہد کے ساتھ جماعت بورنیو کے اکثر احباب نے بھی ۱۹ویں سال کے چندہ کا ایک معتد بہ حصہ قبل از وقت ادا کرنے کی توفیق پائی ہے۔

اس امر کی اطلاع از راہ کرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۱۹ سال کے چندہ والے خطبہ سے پہلے ہی پیش کر کے مشکور فرمائیں۔ دعا کی درخواست بھی حضور میں پیش کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱۲) ماریشس حافظ بشیر الدین احمد صاحب بیس پونڈ کے پوسٹل آرڈر جس کی قیمت یہاں کے روپیہ سے ۲۷۳/- بنتی ہے۔ آپ کو بھیج رہا ہوں مجھے امید ہے۔ کہ اس کی رسید جلدی مل جائے گی۔ (اسم وار تفصیل ساتھ ہی آنی چاہیئے) مجھے خوشی ہے کہ آپ کی طرف سے خط کا جواب ملنے میں دیر نہیں ہوتی۔ جزاکم اللہ (بیس پونڈ کے پوسٹل آرڈر داخل ہو چکے ہیں۔ اور رسید ارسال کی جا چکی ہے)

(۱۳) مغربی افریقہ سالٹ پانڈ سے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سالٹ پانڈ کے احباب کے وعدے بھی بھیجے گئے تھے ....

.... کماسی کی جماعت کے وعدے بھی جو چالیس پونڈ سے اوپر کے تھے۔ ارسال کئے گئے تھے۔ معلوم۔ کیوں نہیں ملے میں انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا۔ کہ تحریک جدید کے وعدے جماعت سے لوں۔ اور پوری کوشش کروں گا۔ کہ وعدوں کا رقم بھی وصول کر کے ارسال کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

بالآخر حضور کا ایک ارشاد پیش ہے۔

(۱۴) "خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث بن گیا"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

خود کنی و خود کنانی کار را
خود دہی در دل ایں بازار را

(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے دیتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

مشتہرین جلسہ سالانہ نمبر

میں اپنے اشتہارات کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروالیں۔ ورنہ عدم گنجائش کے سبب جگہ نہ مل سکے گی

(مینیجر اشتہارات)

میں روپیہ کیوں اور کیسے بچاتا ہوں؟

ایک تاجر سے سنئے

میں ایک تاجر ہوں اور دوسرے تاجروں کی طرح مجھے بھی اپنے کاروبار اور خاصے بڑے گھر یا دونوں کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں بہت سے فکر رہتے ہیں۔ کاروبار میں نشیب و فراز بھی آتے ہیں اس لئے اچھے اور برے دنوں کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مختصر یہ کہ میرے لئے نہ صرف کمانا ضروری ہے بلکہ بچانا بھی۔

ایک دفعہ جب میں نے روپیہ بچانے کا ارادہ باندھ لیا تو یہ فیصلہ کچھ مشکل نہ تھا کہ روپیہ کس طرح بچایا جائے۔ کیونکہ مجھے پہلے ہی وہ سب سہولتیں اور فائدے معلوم تھے، جو بچت کے سرٹیفکیٹوں میں روپیہ لگانے سے حاصل ہوتے ہیں۔ عمدہ منافع۔ روپیہ محفوظ رہنے کی قطعی ضمانت اور ضرورت پر بھنا لینے کی آسانی۔ یہ بجائے خود کافی بڑے فائدے ہیں، مگر مجھے اس بات کی اور زیادہ خوشی ہے کہ سیونگس سرٹیفکیٹس میں روپیہ لگاکر میں ملکی ترقی میں بھی مدد کرتا ہوں۔

سیونگز سرٹیفکیٹس کی تفصیلات

۱۔ دس روپیہ والے بارہ سالہ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک پندرہ روپیہ ہوجاتی ہے یعنی اس پر ۴½ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ اٹھارہ ماہ بعد اور پانچ روپیہ والے سرٹیفکیٹ بارہ ماہ بعد بھنائے جاسکتے ہیں۔ ہر چھ سالہ دس روپیہ والے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک بارہ روپیہ دو آنے ہوجاتی ہے یعنی اس پر ۳½ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ ۱۲ ماہ بعد بھنائے جاسکتے ہیں۔
۲۔ حکومت سرمایہ اور نفع کی ذمہ دار ہے۔
۳۔ منافع پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جاتا۔
۴۔ یہ تمام ڈاک خانوں سیونگز بیورو اور مقررہ ایجنٹوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بچت کی عادت ڈالیئے

سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

پاکستان
سیونگز سرٹیفکیٹس اور
ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس

ڈی اے پی ۴۷

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جب بھی کوئی اطلاع یا خبر اشاعت کیلئے بھیجی جائے تو اس پر مقامی جماعت کے امیر کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں بصورت دیگر ادارہ کو اس کی اشاعت سے معذور سمجھا جائے (ادارہ)

اعلان دار القضاء ربوہ

احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ نے سید غلام مصطفےٰ صاحب ۵۵۹/ج کوچہ سیٹھاں شہر راولپنڈی کے خلاف اکاون روپے ساڑھے گیارہ آنے کے متعلق ایک درخواست دار القضاء میں دے رکھی ہے۔ چونکہ مدعی علیہ سید غلام مصطفےٰ صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۵ دسمبر ۵۲ء کو دفتر قضاء ربوہ پہنچ کر اپنی اپیل کی پیروی کریں۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ (پاکستان)

لائبریریوں کی ضرورت

اس وقت لوگوں میں سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کیلئے از حد شوق پایا جاتا ہے۔ احمدی جماعتوں کا فرض ہے کہ ان کے اس شوق کو پورا کرنے کے لئے شہروں اور دیہاتوں میں لائبریریاں قائم کریں خصوصاً شہروں کی جماعتوں کو فوری طور پر لائبریریاں قائم کرنی چاہئیں۔ جو جماعتیں لائبریری کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدیں گی انہیں خاص رعایت دی جائے گی۔ سیکرٹریان مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

(انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

(مینیجر روزنامہ الفضل لاہور)

کوریا کا تعطل دور کرنے کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر گیا

لندن ۲۴ نومبر - بھارتی تجاویز کے خلاف امریکی رویہ زیادہ سخت ہو جانے اور روس کی طرف سے اعتراضات کی بناء پر کوریا کے تعطل کے دور ہونے کا مسئلہ کل بہت نازک اختیار کر چکا تھا۔

امریکہ چونکہ بھارتی تجاویز کے موجودہ مسودے کی حمایت میں برطانیہ کا ساتھ نہ دے سکا۔ اس لئے اینگلو امریکی سمجھوتے کے امکانات بھی باقی نہیں رہے۔ امریکہ صرف اسی صورت میں ان تجاویز کو قبول کرے گا۔ کہ جنگی قیدیوں کی حق خودارادیت کی حتمی طور پر ضمانت دے دی جائے

روس کی طرف سے بھی بھارتی تجاویز کے قبول کئے جانے کی امیدیں بہت کم ہو گئی ہیں۔ کیونکہ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ بھارتی تجاویز محض امریکی تجویز کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ البتہ پیکنگ ریڈیو کے اعلان سے کسی قدر امید پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ انہوں نے بھی اسے منظور کرنے کے لئے یہ شرط عائد کر دی ہے کہ چین شمالی کوریا اور غیر جانبدار ملک کو بھی شامل کیا جائے۔

لندن کے اخبار سنڈے آبزرور نے لکھا ہے کہ بھارتی تجاویز سے واضح ہو جائے گا۔ کہ آیا اشتراکی امن قائم کرنے کے خواہشمند ہیں بھی یا نہیں۔ بھارتی منصوبے سے اشتراکیوں کو اپنا وقار قائم رکھتے ہوئے صلح کے لئے راستہ صاف کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ (اسٹار)

حیدرآباد کا میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا

حیدرآباد - ۲۳ نومبر آج حیدرآباد میں پاکستانی ٹیم اور ساؤتھ زون کا سہ روزہ کرکٹ میچ ہار جیت کا فیصلہ کئے بغیر ختم ہو گیا۔ آج دوپہر ساؤتھ زون نے اپنی پہلی اننگ میں ۲۰۵ رنز کیں اس کے بعد پہلی اننگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس وقت تک اس کے ۷ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ کل پاکستان ٹیم نے ۲۵۱ رنز بنا کر پہلی اننگ ختم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس وقت اس کے بھی چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔

آج دوپہر پاکستان ٹیم نے اپنی دوسری اننگ شروع کی لیکن کھیل ختم ہونے تک اس کے دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ اور اس نے ۴۴ رنز بنائی تھیں۔

کوریا کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا

اقوام متحدہ ۲۳ نومبر - بھارت نے کوریا کے قیدیوں کو اپنے وطن میں پھر سے بسانے کی جو قرارداد پیش کی تھی۔ اس میں مجوزہ تبدیلیوں کے متعلق ایک طرف امریکہ اور دوسری طرف برطانیہ اور کینیڈا میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

دو بنیادی اختلافات یہ ہیں۔ (۱) جو قیدی واپس جانے کے لئے تیار ہیں، برطانیہ امریکہ اور کینیڈا کی تائید و حمایت سے یہ انتظام کرے کہ نوآبادکاری کا کمشن نوے دن کے بعد انہیں اقوام متحدہ کی کوریائی امدادی اور تعمیر نو ایجنسی کے حوالے کر دے۔ لیکن امریکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ گیا ہے اور چاہتا ہے کہ بھارت اپنی قرارداد میں واضح طور پر یہ بیان کرے کہ قیدیوں کی حیثیت اس سیاسی کانفرنس میں طے نہ کی جائے جس کا ذکر قرارداد میں کیا گیا ہے

دوسرا اختلاف نوآبادکاری کے کمیشن کی بناوٹ کے متعلق ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ اکیس طاقتوں نے جو پہلے قرارداد پیش کی ہے۔ وہ اس میں یہ دونوں ترامیم کو شامل کر لیں۔ خواہ بھارت اس سے متفق ہو یا نہ ہو۔ اس کے برعکس کینیڈا اور برطانیہ حتی الامکان بھارت کی رضامندی حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں اسے بحث مباحثے میں شریک کیا جائے تاہم برطانیہ اور کینیڈا نے یہ واضح نہیں کیا۔ کہ اگر بھارت نے ان ترمیموں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا تو حرحم کیا وہ پھر بھی اس کی قرارداد کو منظور کر لیں گے۔ توقع ہے کہ مسٹر ایڈن اور مسٹر لیسٹر پیرسن (کینیڈا) مسٹر کرشن مینن سے ملاقات کر کے ان کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

عراق میں ۲۰ ہزار مظاہرین اور پولیس میں شدید تصادم

بغداد ۲۳ نومبر - عراق میں حکومت کے خلاف جو مظاہرے ہو رہے ہیں۔ آج انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کی مخالفت کا رنگ اختیار کر لیا۔ آج بیس ہزار مظاہرین اور پولیس میں شدید تصادم ہوا۔ جس میں دو مظاہرین ہلاک ہوئے۔ ۲۰ کے قریب پولیس والے اور متعدد مظاہرین جن کی اکثریت طلباء پر مشتمل تھی مجروح ہوئے۔ بغداد میں مظاہرین کی ایک بڑی تعداد امریکی سفارت خانے کی طرف بڑھی اور اس نے امریکہ کے دفتر اطلاعات میں آگ لگا دی۔ اس کے بعد مظاہرین کی ایک تعداد نے برطانوی سفارت خانے پر حملہ بولا۔ اور برطانوی دفتر اطلاعات کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ مظاہرین سارا دن برطانیہ اور امریکہ کے خلاف نعرے لگاتے رہے اور عوام کو ان کی سازشوں سے آگاہ کرتے رہے۔

ترکی پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا

کراچی ۲۴ نومبر - پاکستان نے تجویز کیا تھا۔ کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان دو طرفہ تجارت کا معاہدہ طے کیا جائے۔ مگر ترکی کی طرف سے اس کا خاطر خواہ استقبال نہیں کیا گیا۔ اس لئے باخبر حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اس تجویز کو ختم کر دیا جائے گا۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ نے اپنے جواب میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت ایسی نہیں ہے۔ کہ باہمی تجارتی معاہدہ مفید ثابت ہو سکے۔

ترکی بھی زیادہ تر وہی مال برآمد کرتا ہے۔ جو پاکستان سے دساور بھیجا جاتا ہے۔ اور دونوں ملکوں کی درآمدات میں بھی زیادہ فرق نہیں ہے۔ پاکستان اور ترکی دونوں زیادہ تر خام روئی۔ اون۔ گندم اور غلہ برآمد کرتے ہیں۔ اس لئے ان حالات کے تحت ترکی کو نظر آتا ہے۔ کہ تجارتی معاہدے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

خواجہ ناظم الدین عازم لندن ہو گئے

کراچی ۲۳ نومبر خواجہ ناظم الدین وزیراعظم پاکستان دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شریک ہونے کی غرض سے بذریعہ طیارہ لندن عازم لندن ہو گئے۔ یہ کانفرنس جمعرات کو ہو رہی ہے۔

حکومت سیام کا تختہ الٹنے کی سازش

بنکاک ۲۴ نومبر - ۴۵ سیاسی اور ... اشخاص پر اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ کہ انہوں نے بعض سازش کر کے "غیر ملکی" امداد سے سیام کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹ کر اشتراکی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔

اس سازش پر ۱۳ دسمبر کو عملدرآمد ہونے والا تھا سازشیوں کا منصوبہ تھا۔ کہ بادشاہ فومی پان کو اپنی دستبرداری کا اعلان نشر کرنے پر مجبور کر دیا جائیگا۔ اور تمام موجودہ وزراء کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سابق وزیراعظم سیام پریڈی پانو منگتنگ جو ۱۹۴۹ء میں فرار ہو کر چین چلے گئے تھے۔ اس سازش کے لیڈروں میں سے ہیں۔

جن اشخاص پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان میں "چاؤ من یاؤ" کا چینی ایڈیٹر۔ اس اخبار کا ایک رپورٹر چین کے ساتھ وسیع پیمانے پر تجارت کرنے والی ایک فرم کا منیجر اور سابق وزیر کی اہلیہ مسز چیلا فرم بھی شامل ہیں۔

احمد نگر کی بعض تحصیلوں میں قحط

مرکزی وزیر خوراک کو مطلع کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۳ نومبر - احمد نگر کی بعض تحصیلوں میں قحط کی سی حالت پیدا ہو گئی ہے جس کے متعلق مرکزی حکومت کو اطلاع دی گئی۔

تیل کا جھگڑا نپٹانے کی کوشش

انقرہ ۲۳ نومبر - فرانس کی خبر رساں ایجنسی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ انقرہ میں ایران کے تیل کا جھگڑا نپٹانے کی کوشش شروع ہو گئی ہے۔ وزیر خارجہ ترکیہ اس سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایرانی سفیر سے بھی مذاکرہ کیا۔

سندھ کی تعلیمی ترقی کیلئے ۷۰ لاکھ روپے کا منصوبہ

حیدرآباد (سندھ) ۲۴ نومبر - حیدرآباد کے ڈویژنل تعلیمی انسپکٹر نے صوبائی حکومت کو سندھ میں کالج سکول اور ہوسٹل جاری کرنے کے لئے ۷۰ لاکھ روپے کی ایک سکیم پیش کی ہے۔ اس سکیم پر مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد عملدرآمد ہو سکے گا۔ اس دو سالہ منصوبے کے تحت آرٹس کالج حیدرآباد کے لئے ایک ہوسٹل، میرپور خاص اور دادو میں ثانوی سکولوں کے لئے آٹھ نئے ہوسٹل تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے تحت حیدرآباد میں ایک لائبریری اور لڑکیوں کے لئے آرٹس کالج بھی قائم کیا جائے گا۔ نیز صوبے کے سکولوں اور کالجوں کے لئے سائنٹیفک سامان بھی خریدا جائیگا۔ (اشا)

جھیل کالری پر بجلی کی سکیم!

حیدرآباد (سندھ) ۲۴ نومبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ جھیل کالری پر بجلی کے منصوبے کے ابتدائی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد حیدرآباد اور دیگر ملحقہ اضلاع کو بجلی مہیا ہونے کے علاوہ علاقہ کی صنعتی ترقی میں بھی مدد ملے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے اس سکیم کے لئے ۱۵۰۰۰۰۰ روپیہ رقم منظور کی ہے۔ اس کے تحت ایک مصنوعی جھیل بنا کر کالری کی نہر سے اس میں پانی پہنچایا جائے گا۔ اس جھیل سے بجلی پیدا کرنے کے لئے ایک ۲۰ فٹ بلند آبشار بنوایا جائیگا۔ آبشار کے قریب ۱۲۰۰ کلو واٹ کا بجلی گھر بنایا جائیگا۔ (اشا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷